مدت پوری ہونے سے پہلے دکان چھوڑنے کی صورت

تاریخ: 28-05-2025

ریفرنس نمبر: IEC-604

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میں نے بریانی سینٹر کھولا ہے، جس کے لیے مین روڈ پر واقع دکان کرایہ پر لی ہے، جس کا ماہانہ کرایہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے، میرا دکان کے مالک سے ایک سال کا ایگریمنٹ ہے لیکن میرا کام اچھا نہیں چل رہا ہے، دکان کا کرایہ، اسٹاف کی اجرت اور دیگر اخراجات بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے اخراجات پورے کرنا مشکل ہو گیا ہے اور میں مقروض ہوتا جا رہا ہوں، والد صاحب کے سمجھانے سے کام بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن دکان کرایہ پر لیے ہوئے ابھی صرف سات ماہ ہی ہوئے ہیں جبکہ مالک دکان سے کرایہ کا معاہدہ ایک سال کا ہے۔ ایسی صورت حال میں شریعت میرے لیے کیا حکم بیان کرتی ہے کہ دکان کے کرایہ کا معاہدہ ختم کر سکتا ہوں یا نہیں؟

اس وقت میں مقروض ہو چکا ہوں، اس کام کو جاری رکھنے کے لیے میرے پاس پیسے نہیں ہیں، اگر اس کام کو مزید جاری رکھتا ہوں تو کسی سے قرض لے کر ہی جاری رکھ سکتا ہوں اور فی الحال کوئی قرض بھی نہیں دے رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

دکان کرایہ پر لینے کے بعد اگر مستاجر (دکان کرایہ پر لینے والے) پر ظاہر ہو کہ وہ اس کام کو جاری نہیں رکھ سکتا جس کام کے لیے اس نے دکان کرایہ پر لی تھی تو یہ دکان کے عقدِ اجارہ (Lease Contract) کو ختم (Terminate) کرنے کے لیے عذر ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر واقعاً آپ اس کام کو جاری نہیں رکھ سکتے کہ اسے جاری رکھنے میں آپ کو نقصان ہے تو آپ ایک سال کی مدت پوری ہونے سے پہلے بھی دکان کے عقدِ اجارہ (Lease Contract) کو ختم (Terminate) کر سکتے ہیں۔ لہذا جب آپ نے دکان بند

کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے تو اپنے اس فیصلے سے مالکِ دکان کو آگاہ کریں کہ میں فلاں مہینے سے دکان خالی کر دوں گا، تاکہ وہ کسی اور کو دکان کرایہ پر دینے کا بندوبست کر سکے۔

علامہ سید محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز الدمشقی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی: 1252ھ)

”ردالمحتار“ میں لکھتے ہیں: ”لو ترک العمل أصلاً کان عذراً، ویدل علیہ ما فی الخانیة: استأجر

أرضاً لیزرعها ثم بدالہ ترک الزراعة أصلاً کان عذراً“ یعنی: (کوئی کام کرنے کے لیے دکان کرایہ پر لی) اگر

اصلاً ہی اس کام کو ترک کر دیا تو یہ اجارہ کو فسخ کرنے کے لیے عذر ہے، اس پر وہ مسئلہ دلالت کرتا ہے جو خانہ

میں ہے: ایک شخص نے زمین کرایہ پر لی تاکہ وہ اس میں زراعت کرے پھر اس نے اصلاً ہی زراعت کو ترک

کرنے کا ارادہ کر لیا تو یہ اجارہ فسخ کرنے کے لیے عذر ہے۔

(ردالمحتار معہ درمختار، جلد 06، صفحہ 82، مطبوعہ دارالفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”بہار شریعت“ میں لکھتے ہیں: ”نہ

دکاندار مفلس ہو انہ بازار بند ہو بلکہ وہ اب یہ کام کرنا ہی نہیں چاہتا کہ دکان کی ضرورت ہو، یہ بھی دکان چھوڑنے

کے لیے عذر ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 03، صفحہ 173، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتاب

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

30 ذوالقعدة الحرام 1446ھ / 28 مئی 2025ء